شعبان المعظّم

قرآن وسنت کی روشنی میں

eBook

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان فرماتے ہیں:

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ اَرَکَ تَصُوْمُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذٰلِکَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ اِلَى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ

”میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آپؐ کو شعبان کے علاوہ کسی مہینے کے اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا: رجب اور رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے جس کی فضیلت سے لوگ غافل ہیں، یہی وہ مہینہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، پس میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔“

(سنن النسائی)

04010058

پبلی کیشنز
AL-HUDA PUBLICATIONS

شعبان المعظّم

قرآن وسنت کی روشنی میں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نام کتاب ------------ **شعبان المعظّم** قرآن وسنت کی روشنی میں

تالیف ------------ زبیدہ عزیز

ناشر ------------ الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ایڈیشن ------------ دوم

تعداد ------------ بیس ہزار

قیمت ------------

تاریخ اشاعت ------------ 25 مئی 2012ء، 3 رجب 1433ھ

ملنے کے پتے

اسلام آباد: 7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد، پاکستان

فون: 1-4866130-51-92+ 9-4866125-51-92+

Email: salesoffice.isb@alhudapk.com

www.alhudapk.com www.farhathashmi.com

کراچی: 30-اے سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی، پاکستان

فون: 34528548-21-92+ 34528547-21-92+

امریکہ: PO Box 2256 Keller, TX 762 44

Ph: (817)-285-9450 (480)-234-8918

Email: alhudaonlinebooks@ymail.com

کینیڈا: 5671 McAdam Rd Mississauga Ontario L4Z IN9Canada

Ph:(905)-624-2030 (647)-869-6679

ww.alhudainstitute.ca

اس کتاب کو الھدیٰ انٹرنیشنل کی اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا

نوٹ: شعبان اور اس کی حقیقت کے موضوع پر ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی آڈیو کیسٹ بھی دستیاب ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ۚ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

”اور رسول ﷺ جو تمہیں دے لے لو اور جس سے تمہیں روکے اس سے باز آجاؤ اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے“

(الحشر: 7)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
.1	ماہ شعبان اور روزے	5
.2	شعبان اور شب براءت	7
.3	نصف شعبان کی رات اور نزول قرآن	7
.4	نصف شعبان کی رات اور عبادات	9
.5	نصف شعبان کی رات اور مختلف رسومات	12
.6	ضعیف روایات	15
.7	موضوع روایات	16
.8	خلاصہ	18
.9	مصادر	20

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شعبان المعظّم

شعبان المعظّم قمری کیلنڈر کا آٹھواں مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان آتا ہے۔ اس مہینے میں لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

ماہ شعبان اور روزے

شعبان وہ مہینہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے بعد سب سے زیادہ روزے رکھے۔حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان فرماتے ہیں:

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، لَمْ اَرَکَ تَصُوْمُ شَھْرًا مِنَ الشُّھُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَلِکَ شَھْرٌ یَغْفُلُ النَّاسُ عَنْہُ بَیْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَھُوَ شَھْرٌ تُرْفَعُ فِیْہِ الْاَعْمَالُ اِلَی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَاُحِبُّ اَنْ یُرْفَعَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ (سنن النسائی)

’’میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آپ کو شعبان کے علاوہ کسی مہینے کے اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔آپؐ نے فرمایا:’’رجب اور رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے،جس کی فضیلت سے لوگ غافل ہیں،یہی وہ مہینہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں،پس میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔‘‘

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان کے پورے مہینے میں اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔اس کے لیے کسی ایک دن کو مخصوص کرنا صحیح نہیں ہے۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں:

مَا رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَصُوْمُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ (جامع الترمذی)

’’میں نے نبی اکرم ﷺ کو شعبان اور رمضان کے علاوہ پے در پے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔‘‘

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ (صحیح البخاری)

''رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے چلے جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے آپؐ روزہ رکھنا نہ چھوڑیں گے اور آپؐ روزے چھوڑتے چلے جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپؐ کبھی روزہ نہ رکھیں گے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے مکمل روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے آپؐ کو شعبان کے علاوہ کسی مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔''

ان احادیث سے ماہ شعبان میں کثرت سے روزے رکھنے کی اہمیت کا علم ہوتا ہے۔ تاہم پورے شعبان کے روزے صرف نبی ﷺ کے ساتھ ہی مختص تھے، جبکہ امت کو نصف شعبان کے بعد عمومی طور پر روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ البتہ وہ افراد اس سے مستثنیٰ ہیں جو ایامِ بیض یا پیر اور جمعرات کے روزے رکھتے ہوں یا گزشتہ رمضان کے قضا روزے رکھنا چاہتے ہوں۔

(سنن ابن ماجہ)

شعبان اور شب براءت

نصف شعبان کی رات عمومی طور پر شبِ براءت کے نام سے منائی جاتی ہے جس کی کوئی دلیل قرآن وسنت میں موجود نہیں ہے۔ نیز اس کی فضیلت کے بارے میں کسی روایت میں بھی لیلۃ البراءت کا نام نہیں ملتا۔ براءت کے لفظی معنی اظہار بیزاری کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں فرمایا:

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ... (التوبة : 1)

''اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بیزاری کا اظہار ہے۔''

اس آیت مبارکہ میں براءت کا لفظ مشرکینِ مکہ سے بیزاری کے اظہار کے لیے استعمال ہوا ہے۔ بالفرض اس لفظ کو اس رات کی وجہ تسمیہ تسلیم کر بھی لیا جائے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کون کس سے بیزاری کا اظہار کر رہا ہے اور اس کا نصف شعبان کی رات سے کیا تعلق ہے؟

نصف شعبان کی رات اور نزولِ قرآن

بعض لوگ نصف شعبان کی رات کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے سورۃ الدّخان کی ان آیات کا حوالہ دیتے ہیں۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ○ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ (الدخان : 3-4)

''بے شک ہم نے اس (قرآن) کو ایک مبارک رات میں اتارا ہے، بے شک ہم خبردار کرنے والے ہیں۔ اس (رات) میں ہر محکم کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔''

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی ان آیات میں لیلۃ مبارکۃ سے مراد نصف شعبان کی رات ہی ہے یا اس سے مراد کوئی اور رات ہے۔ لیلۃ مبارکۃ کے بارے میں مفسر ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: ''اس

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مقام پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس نے اسے مبارک رات میں نازل فرمایا اور مبارک رات سے مراد لیلۃ القدر ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ﴾ (القدر:1) "بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا۔" اور یہ لیلۃ القدر رمضان کی رات تھی جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرۃ:185) "رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔" (تفسیر ابن کثیر ص: 408)

مفسر ابن کثیرؒ کی اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ لیلۃ مبارکۃ سے مراد لیلۃ القدر ہے نہ کہ نصف شعبان کی رات کیونکہ قرآن مجید لیلۃ القدر میں نازل ہوا اور لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کی ایک رات کا نام ہے۔ نیز لیلۃ القدر ہی وہ رات ہے جس میں تمام امور کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کے ارشادات کے مطابق بھی لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا چاہیے۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبادہ بن صامتؓ نے بیان کیا کہ آپؐ اس لیے نکلے کہ ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں۔ اتنے میں دو مسلمان لڑ پڑے تو آپؐ نے فرمایا: "میں تمہیں شبِ قدر کے بارے میں بتانے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں فلاں کے لڑنے سے بھول گیا اور شاید تمھاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم اسکو 21, 23, 25, 27, 29 میں تلاش کرو۔"
(صحیح بخاری)

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آپؐ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے اور فرماتے: "رمضان کے آخری عشرے میں شبِ قدر تلاش کرو۔" (صحیح بخاری)

سورہ الدخان کی آیات کی تفسیر اور صحیح احادیثِ مبارکہ سے لیلۃ القدر کے رمضان میں ہونے کی وضاحت کے بعد یہ دعویٰ درست نہیں کہ لیلۃ القدر نصف شعبان کی رات ہے یا لیلۃ القدر اور لیلۃ مبارکۃ دو مختلف راتیں ہیں۔

نصف شعبان کی رات اور عبادات

نصف شعبان کی رات کے حوالے سے بعض عبادات کا اہتمام کیا جاتا ہے جو شرعاً ثابت نہیں ہیں۔ یہ عبادات نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے دور کے بعد کی ایجاد ہیں۔ صحابہ کرامؓ امت کے بہترین لوگ تھے۔ اگر اس طرح کی عبادات پسندیدہ ہوتیں تو وہ ان کو اپنانے میں پہل کرتے۔

حافظ ابن رجب لکھتے ہیں "نصف شعبان کی رات میں اہل شام کے تابعین میں سے خالد بن معدان، مکحول اور لقمان بن عامر وغیرہ بڑی محنت سے عبادت کرتے تھے۔ انہی تابعین سے لوگوں نے اس رات کی تعظیم اور فضیلت اخذ کر لی اور یہ بھی کہا گیا کہ اس بارے میں ان کو اسرائیلی روایات ملی تھیں۔ بعض لوگوں نے اس کی فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جن میں بصرہ کے کچھ عبادت گزار تھے۔ مگر علمائے حجاز کی اکثریت نے اس کا انکار کیا۔ جن میں امام مالک، عطاء ابن ابی ملیکہ اور دیگر فقہائے مدینہ شامل تھے۔ سب ہی نے اسے بدعت کہا۔"
(شعبان کی بدعتیں از مشتاق احمد کریمی)

عبادات کے لیے مخصوص دنوں اور راتوں کا ذکر واضح طور پر قرآن اور احادیث میں ملتا ہے۔ مثلاً محرم الحرام میں یوم عاشورہ، عشرہ ذوالحجہ، یوم عرفہ، یوم النحر، ایام تشریق، ماہ رمضان، لیلۃ القدر، یوم جمعہ، ایام بیض یعنی ہر قمری مہینے کی 13,14,15 تاریخ وغیرہ مگر شبِ براءت کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا۔

اَلصَّلَاۃُ الْاَلْفِیَۃُ

نصف شعبان کی رات کی جانے والی ایک عبادت اَلصَّلَاۃُ الْاَلْفِیَۃُ ہے۔ یہ سو رکعت نماز ہے اور ہر رکعت میں سورۃ الاخلاص دس مرتبہ پڑھی جاتی ہے، اس طرح سورۃ الاخلاص کی کل تعداد ایک ہزار مرتبہ ہو جاتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

برصغیر پاک و ہند میں اس نماز کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے۔ لوگ غروب آفتاب سے کچھ پہلے ہی مساجد میں جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ فرض نمازیں ادا نہ کرنے والے بھی یہ نماز پڑھ کر سمجھتے ہیں کہ اس رات کی برکت سے ان کے سابقہ تمام گناہ اور خطائیں معاف ہو جائیں گی اور ان کی عمر، کاروبار اور رزق میں برکت ہو جائے گی۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات میں کوئی مخصوص نماز نہیں پڑھی اور نہ ہی خلفائے راشدین نے اور نہ ائمہ دین امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام ثوری، امام اوزاعی، اور امام لیثؒ میں سے کسی نے اسے قبول کیا ہے۔

نیز اس بارے میں جو روایات منقول ہیں بالاتفاق تمام اہلِ علم اور محدثین کے نزدیک موضوع ہیں۔ اس کی ابتدا کے بارے میں علامہ مقدسیؒ فرماتے ہیں: ''ہمارے ہاں بیت المقدس میں نہ صلوٰۃ الرّغائب (جو رجب کے مہینے میں پہلے جمعہ کو ادا کی جاتی ہے) کا رواج تھا نہ صلوٰۃِ شعبان کا۔ صلوٰۃ شعبان کا رواج ہمارے ہاں سب سے پہلے اس وقت ہوا جب ۴۴۸ھ میں ایک شخص ''ابن ابی الحمراء'' نابلس سے بیت المقدس آیا۔ وہ بہت اچھا قرآن پڑھتا تھا۔ وہ شعبان کی پندرھویں تاریخ کو مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کھڑا ہوا۔ اس کی حسنِ قراءت سے متاثر ہو کر ایک شخص اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا، پھر ایک اور پھر ایک اور، اس طرح کافی لوگ اس کے پیچھے کھڑے ہو گئے، پھر وہ دوسرے سال بھی پندرھویں شعبان کی شب آیا اور حسبِ سابق لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی، پھر سال بہ سال اسی طرح ہوتا رہا اور یہ بدعت زور پکڑ گئی، بلکہ گھر گھر پہنچ گئی اور اب تک جاری ہے۔'' (شعبان کی بدعتیں از مشتاق احمد کریمی)

ملا علی قاری صلاۃ الالفیہ کو موضوع قرار دیتے ہیں۔ شیخ عبدالرحمٰن مبارکپوری کہتے ہیں کہ نصف شعبان کے روزے کی فضیلت میں مجھے کوئی صحیح اور مرفوع حدیث نہیں ملی۔

(تحفۃ الاحوذی: 505/3)

حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کے اضافے اصل دین میں ہوتے رہتے ہیں اور رفتہ رفتہ دین کا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حصہ بن جاتے ہیں، یوں دینِ اسلام کی اصل شکل مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔

سلامی روزہ :

استقبالِ رمضان کے طور پر، سلامی روزہ شعبان کے آخر میں رکھا جاتا ہے۔ یہ روزہ نہ اللہ کے رسول ﷺ نے رکھا اور نہ کسی اور کو رکھنے کا حکم دیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نصف شعبان باقی رہ جائے تو اسکے بعد روزہ نہ رکھو۔'' (جامع ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''رمضان سے ایک یا دو دن پہلے کوئی شخص روزہ نہ رکھے البتہ وہ شخص جو اپنے معمول کے مطابق روزے رکھتا آ رہا ہے وہ رکھ سکتا ہے۔''
(صحیح بخاری)

یعنی کسی کا فرض روزہ رہتا ہو تو وہ رکھ لے یا وہ شخص جو پیر یا جمعرات کے مسنون روزے رکھتا ہے اور وہ دن رمضان سے پہلے آ رہے ہوں تو ایسا شخص روزہ رکھ سکتا ہے۔

مخصوص اذکار و حلقے:

نصف شعبان کی رات لوگ مسجدوں میں حلقہ بنا کر بیٹھتے ہیں اور ہر حلقہ کا ایک ذمہ دار ہوتا ہے۔ دیگر افراد ذکر اور تلاوت میں اس کی اقتداء کرتے ہیں مثلاً کلمہ طیبہ یا دوسرے اذکار کو خاص طرز اور ترنم کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ خود ساختہ اعمال ہیں جن کی دلیل قرآن و سنت میں موجود نہیں ہے۔

نصف شعبان کی رات اور مختلف رسومات

قبرستان جانا:

نصف شعبان کی رات کے بارے میں ایک بات مشہور کر دی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس رات بقیع کے قبرستان تشریف لے گئے اور دلیل کے طور پر مندرجہ ذیل روایت پیش کی جاتی ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے: ''جب رسول اللہ ﷺ کی باری میرے پاس ہوتی تو آخر رات میں بقیع (قبرستان) کی طرف نکلتے اور کہتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ (صحیح مسلم)

''سلام ہو تم پر اے گھر والو مومنو! جس کل کا تم سے وعدہ تھا کہ تمہارے پاس آنے والا ہے، وہ تمہارے پاس آ چکا اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں، اے اللہ! بقیع غرقد والوں کو بخش دے۔''

اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کا نصف شعبان کی رات کو خاص طور پر قبرستان جانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ آپؐ اپنے معمول کے مطابق قبرستان گئے تھے۔

قبر پر لکڑی گاڑنا:

قبر پر لکڑی گاڑ کر مُردے کے حسب حال کپڑے پہنائے جاتے ہیں اور اس سے باتیں کی جاتی ہیں، دعائیں اور گریہ و زاری کی جاتی ہے۔ ان اعمال کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

روحوں کی واپسی:

بعض لوگ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خاندان کی میّتوں کی روحیں اس رات اپنے گھر آتی ہیں اور دیکھتی ہیں کہ ان کے لئے کیا پکایا گیا ہے، چنانچہ لوگ مٹھائیاں، حلوے اور دیگر اشیاء بنانے کا اہتمام کرتے ہیں اور انھیں گھروں میں مخصوص مقامات پر رکھا جاتا ہے تا کہ میّت کی روح وہاں آ کر خوش

ہو۔ اسی طرح گھروں کو صاف کیا جاتا ہے۔ یہ من گھڑت اور بے بنیاد باتیں ہیں کیونکہ قرآن اور سنت کے مطابق نیک روحیں عِلّیّین میں اور بری روحیں سِجّین میں ہوتی ہیں۔ ان روحوں کا یہ حصار توڑ کر دنیا میں آ جانا گویا اللہ کے قانون کی خلاف ورزی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (المؤمنون: 100)

''اور ان کے پیچھے دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک ایک پردہ ہے۔''

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب تک شبِ براءت کے موقع پر ختم کی رسم ادا نہ کی جائے تو میّت کا شمار مُردہ میں نہیں ہوتا اور اس کی روح معلق رہتی ہے۔ یہ بھی ایک غلط عقیدہ ہے جس کا ثبوت قرآن مجید یا احادیثِ مبارکہ میں نہیں ملتا ہے۔

مُردوں کی عید:

بعض لوگ نصف شعبان کو مُردوں کی عید کہتے ہیں۔ ان کے مطابق عید الفطر زندوں کی عید جبکہ شبِ براءت مُردوں کی عید ہے۔ اگر کوئی مر جائے تو شبِ براءت کی فاتحہ دلائے بغیر کوئی خوشی کا دن نہیں منایا جا سکتا۔ یہ بھی ایک من گھڑت بات ہے۔

حلوہ پکانا:

نصف شعبان کے دن حلوہ پکا کر تقسیم کرنا بھی ایک ضروری امر بن چکا ہے اور اس فعل میں عوام کی اتنی بڑی تعداد شامل ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ دلیل یہ دی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے داندان مبارک جنگِ اُحد میں شہید ہوئے تو ان کو حلوہ بنا کر کھلایا گیا۔ حالانکہ جنگِ اُحد شوّال میں ہوئی اور حلوہ شعبان میں پکایا جاتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت اویس قرنیؒ نے رسول اللہ ﷺ کی محبت اور اتباع میں دانت شہید کیے اور انھوں نے حلوہ کھایا۔ اس روایت میں بھی کوئی صداقت نہیں ہے۔ اس طرح کی بے بنیاد باتوں کی ایک طویل فہرست پائی جاتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

چراغاں وآتش بازی :

گھروں، چھتوں، مسجدوں، درختوں اور قبرستانوں وغیرہ پر چراغاں کرنا، قندیلیں روشن کرنا، پٹاخے چھوڑنا، آتش بازی کرنا اور پوری رات اس کھیل تماشے کے ساتھ جاگ کر گزارنا، نصف شعبان کی رات میں ایک معمول بن چکا ہے۔ یہ ہندوؤں کی دیوالی، مجوسیوں کی آتش پرستی کی نقل کے سوا کچھ نہیں ہے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلم اقوام کی مشابہت سے سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (سنن أبي داؤد)

”جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔“

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ضعیف روایات

نصف شعبان کی رات کی فضیلت سے متعلق جو روایات بیان کی جاتی ہیں وہ نہایت ضعیف ہیں جن سے استدلال کرنا کسی طور درست نہیں، مثلاً

☆ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ماہِ رمضان کے بعد کس ماہ میں روزہ رکھنا افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ماہِ رمضان کی تعظیم میں شعبان کا روزہ، پھر دریافت کیا کہ کس ماہ میں صدقہ وخیرات کرنا افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ماہِ رمضان میں صدقہ کرنا۔

امام ابن الجوزی نے اس حدیث کو صحیح نہیں کہا کیونکہ اس کا ایک راوی صدقہ بن موسیٰ درست نہیں، ابن حبان نے کہا کہ صدقہ جب روایت کرتا ہے تو حدیثوں کو الٹ دیتا ہے۔ امام ترمذیؒ نے کہا کہ محدثین کے نزدیک صدقہ، قوی نہیں۔ اس کے علاوہ یہ روایت ابو ہریرہؓ کی صحیح حدیث کے مخالف ہے جس میں بیان ہے کہ ماہِ رمضان کے بعد افضل روزہ محرّم کا ہے۔

☆ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کو بستر سے گم پایا، میں آپؐ کی تلاش میں نکلی تو دیکھا کہ آپؐ بقیع میں ہیں، مجھے دیکھ کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات کا خوف کھاتی ہے کہ تجھ پر اللہ اور اس کا رسول ﷺ ظلم کریں گے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے سمجھا کہ آپؐ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ماہِ شعبان کی نصف شب کو آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔

امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی اس حدیث کو ہم حجاج کی سند سے جانتے ہیں اور میں نے امام بخاریؒ سے سنا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام دارقطنیؒ نے کہا: یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے اور اس کی سند مضطرب اور غیر ثابت ہے۔ علامہ البانیؒ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

موضوع روایات

بہت سی روایات تو موضوع یعنی من گھڑت ہیں جن کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کرنا بھی گناہ ہے۔

☆ رجب اللہ کا مہینہ ہے، اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔

حافظ ابوالفضل بن ناصرؒ نے اس کے ایک راوی ابوبکر نقاش کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ دجال اور حدیث گھڑنے والا ہے، ابن وحیہ، علامہ ابن الجوزی، علامہ صغانی اور علامہ سیوطی نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔

☆ اے علی! جو شخص نصف شعبان کو سو رکعت نماز پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں سورہ الفاتحہ اور سورۃ الاخلاص دس مرتبہ پڑھے۔ اے علی! کوئی بندہ نہیں ہے جو ان نمازوں کو پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس کی ہر حاجت اور ضرورت کو جو وہ اس رات مانگے پوری کر دیتا ہے۔

علامہ ابن الجوزی نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے موضوع ہونے میں مجھے کوئی شک وتردد نہیں ہے اور اس حدیث کے تینوں طرق میں مجہول اور انتہائی درجے کے ضعیف راوی ہیں۔ علامہ ابن القیم، علامہ سیوطی اور علامہ شوکانی نے بھی اسے موضوع قرار دیا ہے۔

☆ جو شخص نصف شعبان کو بارہ رکعت نماز پڑھے جس میں ہر رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تیس بار پڑھے تو وہ نماز مکمل کرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔

علامہ ابن القیم، علامہ سیوطی اور علامہ ابن الجوزی نے اسے موضوع قرار دیا ہے، اس کے راویوں میں ایک پوری جماعت مجہول لوگوں کی ہے۔

☆ حضرت علیؓ بن ابو طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نصف شعبان ہو تو تم اس رات قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو، کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ غروبِ آفتاب کے بعد آسمانِ دنیا میں نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی ہے مغفرت کا طلب گار کہ میں اسے بخش

دوں! کوئی ہے روزی کا خواستگار کہ میں اسے روزی دوں! کوئی ہے مصائب کا گرفتار کہ میں اسے عافیت دوں اور کوئی ہے.....اور کوئی ہے..... یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے۔

علامہ بوصیریؒ کے مطابق اس کے راویوں میں ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن ابی سبرہ ہے جس کے بارے میں امام احمد، ابن معین اور حافظ ابن حجر وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خلاصہ

ان روایات کے مطالعے کے بعد بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جشنِ شبِ براءت اور اس میں کی جانے والی عبادات کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تمام عبادات کا اصل مقصد اللہ کی خوشنودی اور رضا کا حصول ہے۔ ہمیں بالکل اختیار نہیں کہ ہم خود سے دین میں، کسی عبادت کو کسی خاص وقت یا طریقے سے متعین کر لیں، جس کا حکم اللہ نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے ہمیں نہیں دیا۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم اللہ کے دین کو یا نبی اکرم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو نامکمل سمجھنے کی عظیم غلطی کر رہے ہیں اور ایک بدعت کے مرتکب ہو رہے ہیں (نعوذ باللہ من ذلك)۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُا شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ اللَّهُ (الشوریٰ: 21)

’’کیا ان کے لیے ایسے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لیے ایسا دین مقرر کر دیا جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے۔‘‘

لہٰذا ضروری ہے کہ جس وقت، طریقے، تعداد اور انداز میں رسول اللہ ﷺ نے عبادت کی یا کرنے کا حکم دیا ہے ہم ان کو اسی طرح ادا کریں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (الحجرات: 1)

’’اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔‘‘

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ (سنن النسائی)

’’ہر نیا کام (دین میں) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں جانے والی ہے۔‘‘

عبادات میں آپؐ کے طریقے کی من و عن پیروی میں ہی ہماری دین و دنیا کی کامیابی اور اُخروی نجات کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ۚ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (الحشر: 7)

’’اور رسول جو تمھیں دے لے لو اور جس سے تمھیں روکے اس سے باز آ جاؤ اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔‘‘

ایسی بہت سی غیر تحقیق شدہ باتیں ہمارے دین میں داخل ہو چکی ہیں۔ اکثر جہالت، لاعلمی یا نادانی کے سبب انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور بعض اوقات جانتے بوجھتے غلو کرتے ہوئے ایسا کیا جاتا ہے۔ ان سے اجتناب بہت ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (صحیح البخاری)

’’جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ گھڑا اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اصل دین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مصادر

1. القرآن الکریم
2. صحیح البخاری،محمد بن اسماعیل البخاریؒ،دارالسلام پبلشرز
3. جامع الترمذی،محمد بن عیسیٰ الترمذی،دارالسلام پبلشرز
4. سنن النسائی،حافظ ابی عبدالرحمن بن علی ابن سنان النسائی،دارالسلام پبلشرز
5. تفسیر ابن کثیر (اردو)،عمادالدین حافظ ابن کثیرؒ، دارلاسلام پبلشرز
6. شب براءت ایک تحقیقی جائزہ: حبیب الرحمان صدیق کاندھلوی، انجمن اسوۂ حسنہ، کراچی، پاکستان
7. شعبان کی بدعتیں: مشتاق احمد کریمی، الہلال ایجوکیشنل سوسائٹی کٹیہار، بہار، انڈیا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ
وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

”ہر نیا کام (دین میں) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں جانے والی ہے۔“

(سنن النسائی)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الھدیٰ پبلی کیشنز کی مطبوعات

کتب

- قرآن مجید (اردو لفظی ترجمہ)
- منتخب آیات قرآنیہ
- منتخب سورتیں
- منتخب سورتیں اور آیات
- تعلیم القرآن القراءة والکتابة
- قرآن کریم اور اس کے چند مباحث
- حدیث رسولؐ ایک تعارف ایک تجزیہ
- حفاظت حدیث کیوں اور کیسے؟
- قال رسول اللہ ﷺ
- رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا
- صدقہ وخیرات
- حسن اخلاق
- فتنوں کے دور میں کیا کرنا چاہیے؟
- محمد رسولؐ اللہ معمولات اور معاملات
- عربی گرامر
- اسلامی عقائد
- فقہ اسلامی ایک تعارف ایک تجزیہ
- میرا جینا میرا مرنا
- آخری سفر کی تیاری
- بیوگی کا سفر
- ابو بکر صدیقؓ
- والدین ہماری جنت
- حصول علم اور خواتین

پمفلٹس

- نماز باجماعت کا طریقہ
- نمازِ فجر کے لیے کیسے بیدار ہوں؟
- جمعہ کا دن مبارک دن
- نماز استسقاء
- درود وسلام۔۔۔ الصلاۃ علی النبی ﷺ
- غسل میت اور کفن پہنانا
- اظہارِ محبت کیسے؟
- ان حالات میں کیا کریں؟

دعائیں

- قرآنی اور مسنون دعائیں
- وایاک نستعین
- نبی اکرمؐ کے صبح وشام کے اوراد
- نماز کے بعد کے مسنون اذکار
- نماز تہجد کے لیے دعائے استفتاح
- حصول علم کی دعائیں
- فہم قرآن میں مددگار دعائیں
- آیات شفا
- مقبول دعائیں
- سفر کی دعائیں
- دعائے استخارہ
- صالح اولاد کے لیے دعائیں
- نظر بد اور تکلیف کی دعائیں
- سوتے میں وحشت کی دعائیں
- دشمن کے شر سے حفاظت کی دعائیں
- میت کی بخشش کی دعاء

اسلامی مہینے

- محرم الحرام
- صفر کا مہینہ اور بدشگونی
- رجب اور شب معراج
- شعبان المعظم
- روزے کے احکام
- رمضان المبارک مسنون دعائیں
- رمضان المبارک اور خواتین
- عید الفطر
- حج بیت اللہ
- رہبر حج
- زادِ راہ
- لبیک عمرہ
- عشرہ ذوالحجہ، عید الاضحیٰ اور قربانی
- تکبیرات
- عید کارڈز

پوسٹرز

- نمازِ فجر کے لیے کیسے بیدار ہوں؟

جائزہ لسٹ

- صلوۃ ٹائم
- نبی کریمؐ کے لیل ونہار کی روشنی میں
- رسول اللہ ﷺ سے میرا تعلق

سنیئے اور سنوائیے

عبادات

- نماز فرض ہے۔
- نماز کیا سکھاتی ہے؟
- نماز میں خشوع کیسے؟
- نماز تہجد قرب الٰہی کا ذریعہ
- آیئے نماز سیکھیے

اللہ میرا رب

- آیۃ الکرسی
- اللہ تیرا شکر
- اللہ کے محبوب بندے
- اللہ ہی کے ہو کر رہو
- اللہ کا رنگ بہترین رنگ
- اللہ کی قدر پہچانو
- انسان اللہ کا محتاج
- ذکر وتسبیح
- شکرگزاری کے طریقے
- دوڑو اپنے رب کی طرف

باہمی تعلقات

- صلہ رحمی
- ہمارے معاملات ہماری پہچان
- السلام علیکم
- حقوق العباد
- رشتوں کو جوڑیے
- عدل، احسان، صلہ رحمی
- مسلمان کیسا ہوتا ہے؟
- خوشگوار باہمی تعلقات
- دوستی

پردہ

- لباس وحجاب
- پردہ کیوں کریں؟

اخلاقی خوبیاں

- اچھی نیت اچھا پھل
- اجنبی لوگ
- دل کی باتیں
- جب حیا نہ رہے
- نیکی کیا ہے؟
- نرم مزاجی
- صبر بہت ضروری ہے
- سچے مومن
- سادگی میں آسانی
- توکل علی اللہ
- قوی مومن، کمزور مومن
- ارادے جن کے پختہ ہوں
- رحمان کے بندے

اخلاقی برائیاں

- غیبت، بدگمانی اور تجسس
- فضول باتیں کس کے لیے؟
- غصہ جانے دو
- حسد کی آگ
- حرص وہوس دین کے دشمن
- اترا ؤمت
- خود فریبی
- خود پسندی
- منافق کون؟
- منافقت دل کی بیماری
- مذاق نہ اڑاؤ
- شہرت کے طالب
- شراب اور جوا

انفاق فی سبیل اللہ

- صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا
- محبوب کے لیے محبوب چیز
- فائدہ مند تجارت

بچوں کی تربیت

- بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار
- فتنۂ اولاد
- بچوں کی تربیت کیسے کریں
- آگ سے بچاؤ خود کو اور گھر والوں کو
- مجھے جینے دو
- بچوں کی تربیت پہلا قدم

دعوت وتبلیغ

- آؤ جھک جائیں
- اللہ کے مددگار
- اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں
- برائی کو روکو
- چنے ہوئے لوگ
- امتحان تو ہوگا
- انسان اللہ کی نظر میں
- اتحاد کیسے ممکن ہے؟
- اب بھی نہ جاگے تو

جادو اور جنّات

- جادو حقیقت اور علاج
- آسیب، جادو نظر بد کا شرعی علاج
- شیطان کھلا دشمن
- شیطان کے ہتھکنڈے

مالی معاملات

- وراثت کی تقسیم فرض ہے
- سود حرام کیوں؟

آداب

- گفتگو کا سلیقہ
- مہمان نوازی
- سفر کیسے کریں؟
- دعوتیں اور تحفے

نوٹ: ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے یہ لیکچرز کیسٹس، سی ڈیز اور ویب سائٹ پر سنے جا سکتے ہیں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION